

کہوں کیا دل کی کیا حالت ہے ہجر یار میں، غالب! سر بہ صحرا

دادہ :

کہ بتیابی سے ہر اک تارِ بستر، خارِ بستر ہے

آوارہ، دیوانہ

آنسو کا خانہ آنکھ ہے۔ جب وہ اس گھر سے نکلے گا تو اسے آوارہ دلیہ

اور سر بہ صحرا دادہ کہا جائے گا۔ اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ آنسو

نکل کر صحرائیں پہنچے اور وہاں سیلاب آگیا۔

نور العین : آنکھ کا نور، آنکھ کا تار، حد درجہ عزیز۔

بے دست و پا افتادہ : ہاتھ پاؤں معطل ہو جانے کے باعث پڑا ہوں۔

برخوردار : پھل کھانے والا، زندگی سے پھل پانے والا، اقبال مند، عموماً

انتہائی پیار سے بیٹے، بیٹی یا قریبی خردوں کو کہتے ہیں۔

شرح : آنسو آنکھ سے نکل کر دامن کی آنکھ کا تار بنا ہوا ہے۔

دل کی وہی حالت ہے، جیسے کسی کے ہاتھ پاؤں معطل ہوں اور اس پر بیچارگی کی

کیفیت طاری ہو۔ وہ بستر کا برخوردار بنا ہوا ہے۔ یعنی آنکھوں سے آنسو بہ

کر دامن تر ہو رہا ہے اور دل کو بے دست و پائی کی حالت میں بستر سے خاص اُنس

پیدا ہو گیا ہے۔

۳۔ لغات۔ اقبال : خوش نصیبی۔

رنجوری : بیماری، مرض۔

شرح : میری بیماری کس درجہ خوش قسمت ہے کہ اے محبوب! تم

بیمار پُرسی کے لیے آئے ہو! اس کی بدولت میرے سر ہانے جو شمع جل رہی ہے

اس کی روشنی بستر کا جاگتا ہوا نصیب بن گئی ہے۔

مطلب یہ کہ میں بیمار ہو کر بستر پر پڑا ہوں۔ محبوب مزاج پُرسی کے لیے آگیا۔

محض اپنا ہی نصیب نہ جاگا، بلکہ سر ہانے جلنے والی روشنی بستر کی خوش نصیبی میں

مبدل ہو گئی۔